بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ

مختصر اور جامع تفسیری نکات

تذکیر بالقرآن

Reflections from Qur'an

قرآن مجید کی منتخب آیات کی تفسیر

A Summary of Qur'anic Teachings

Part – 12

English - Urdu

حافظ محمد ابو بکر سجاد علوی (خطیب لندن)

Seymour Road

London,

United Kingdom

Telephone: +44 7853099327

پارہ – 12

قرآن مجید کا بارہواں پارہ سورۃ ھود کی آیات 6 تا 123 اور سورۃ یوسفؑ کی پہلی 52 آیات پر مشتمل ہے۔

اہم تفسیری نکات

ساری مخلوق کے رزق کا مالک اللہ

وَمَا مِنْ دَآ بَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللهِ رِزْقُهَا وَ يَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِیْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ۔(سورۃ ھود۔6)

زمین میں چلنے والا کوئی جانور ایسا نہیں ہے جس کا رزق اللہ کے ذمے نہ ہو اور جس کے متعلق وہ نہ جانتا ہو کہ کہاں وہ رہتا ہے اور کہاں وہ سونپا جاتا ہے، سب کچھ ایک صاف دفتر میں درج ہے۔

And there is no creature on earth but that upon Allah is its provision, and He knows its place of dwelling and place of storage. All is in a clear record book.

زمین پر چلنے والی ہر مخلوق، انسان ہو یا جن، چرند ہو یا پرند، چھوٹی ہو یا بڑی، بحری ہو یا بری ہر ایک کو اس کی ضروریات کے مطابق وہ خوراک مہیا کرتا ہے۔ بلاشبہ وہ مسبب الاسباب ہستی ہے۔ دوسرے مقام پر فرمایا گیا: انّ اللّٰہ ھو الرزّاق۔ بے شک روزی کا مالک اللہ ہے۔ دنیا میں اگر کوئی انسان اگر بھوکا مرے تو اس کی وجہ یہ نہیں کہ اللہ نے رزق کم پیدا کیا ہے، بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا میں ایک ایک انسان کروڑوں لوگوں کے برابر رزق سمیٹے ہوئے ہیں مگر وہ (زکوٰۃ و صدقات و خیرات کی صورت میں دوسروں پر خرچ کرنے کو تیار نہیں۔

اللہ تعالیٰ دنیا میں جب بھی انسان کو بھیجتا ہے تو کھانے کیلئے ایک منہ اور کمانے کیلئے دو ہاتھ دے کر بھیجتا ہے۔

ابن ابی حاتم میں ہے (بحوالہ ابن کثیر)۔۔۔ابن عمر فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلا آپ مدینے کے باغات میں سے ایک باغ میں گئے اور گری پڑی ردی کھجوریں کھول کھول کر صاف کرکے کھانے لگے۔ مجھ سے بھی کھانے کو فرمایا۔ میں نے کہا حضورؐ مجھ سے تو یہ ردی کھجوریں نہیں کھائی جائیں گی۔ آپؐ نے فرمایا لیکن مجھے تو یہ بہت اچھی معلوم ہوتی ہیں۔ اس لئے کہ چوتھے دن کی صبح ہے کہ میں نے کھانا نہیں کھایا اور نہ کھانے کی وجہ یہ ہے کہ مجھے کھانا ملا ہی نہیں۔ سنو اگر میں چاہتا تو اللہ سے دعا کرتا اور اللہ مجھے قیصر و کسریٰ کی طرح بادشاہ بنا دیتا۔ اے ابن عمر تیرا کیا حال ہو گا جبکہ تو ایسے لوگوں میں ہو گا جو سال سال بھر کے غلے وغیرہ جمع کر لیا کریں گے۔ اور ان کا اللہ پر یقین اور توکل بالکل ختم ہو جائے گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اور زمین پر کتنے ہی چلنے والے ہیں کہ اپنی روزی ساتھ نہیں رکھتے اللہ روزی دیتا ہے انہیں اور تمہیں اور وہی سنتا جانتا ہے۔(عنکبوت۔60)

How many are the creatures that cannot secure their provisions! ˹It is˺ Allah ˹Who˺ provides for them and you ˹as well˺. He is indeed the All-Hearing, All-Knowing.(29:60)

رزق اور توکل علی اللہ

حدیث: لو أنكم كنتم توَكَّلُون على الله حق توَكُّلِهِ لرزقكم كما يرزق الطير، تَغْدُو خِمَاصاً، وتَرُوحُ بِطَاناً۔

اگر تم اللہ پر ویسے توکل کرو جیسا کہ توکل کرنے کا حق ہے تو تمہیں ایسے رزق دیا جائے جیسے پرندوں کو رزق دیا جاتا ہے۔ وہ صبح خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو بھرے ہوئے پیٹ کے ساتھ واپس آتے ہیں۔(ترمذی، احمد، ابن ماجہ)

Hadith: Prophet PBUH Said:

If you all depend on Allah with due reliance, He would certainly give you provision as He gives it to birds who go forth hungry in the morning and return with full belly at dusk. (Tirmidi, Ahmed)

پرندوں کو کیسے رزق ملتا ہے کہ وہ صبح اٹھ کر رزق کو تلاش کرتے ہیں اور اللہ انکی رہنمائی اور مدد فرماتا ہے۔

اللہ نے دنیا کو اسباب کے تحت رکھا ہے اس لئے انسانوں کو بھی رزق تلاش کرنے کیلئے کوشش اور جدوجہد کی تاکید کی ہے۔ لیس للانسان الاّ ما سعیٰ۔ انسان کو وہی کچھ ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔

اور رزق کے جائز اور اچھے ذرائع کو اختیار کرنے کا بھی حکم دیا گیا۔

فاتقوا اللہ واجملوفی الطلب۔۔ اے لوگو اللہ سے ڈرو، اور دنیا کی طلب میں اعتدال اور اچھائی سے کام لو۔۔

دنیا دار الامتحان

لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ

تاکہ تمھیں آزمائے کون اچھا عمل کرنے والا ہے۔ ھود۔7

(He created World) In order to test which of you is best in deeds.

وہ تمہیں آزمارہے ہیں کہ تم میں سے اچھے عمل والے کون ہیں؟

یہ نہیں فرمایا کہ زیادہ عمل والے کون ہیں؟

اس لیے کہ عمل حسن وہ ہوتا ہے جس میں اخلاص ہو اور سنّت رسول ﷺ کی پیروی میں ہو۔ ان دونوں باتوں میں سے اگر ایک بھی نہ ہو تو وہ عمل بیکار اور ضائع ہے۔

حدیث: اخلص دینک یکفک العمل القلیل۔

اپنے دین (اعمال) کو خالص کرلو تھوڑا عمل بھی کافی ہو جائے گا۔

انسان کا ناشکرا پن اور لاپرواہی

وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَـئُوْسٌ كَفُوْرٌ۔

اور اگر ہم انسان کو اپنے پاس سے نعمت بخشیں پھر اس سے اس کو واپس لے لیں تو مایوس ہو جاتا ہے اور ناشکری پر اتر آتا ہے۔ ھود۔9

If We give people a taste of Our mercy then take it away from them, they become utterly desperate, ungrateful.

انسان کا نفسیاتی تجزیہ

راحت کے بعد کی سختی پر مایوس ہو جاتا ہے۔ نعمت نہ ملنے پر ناشکری پر اتر آتا ہے۔

اللہ کا بندہ بننے کے بجائے درہم و دینار کا بندہ بن جاتا ہے۔

حدیث: تعس عبد الدينار، والدرهم، والقطيفة الخميصة، إن اعطي رضي، وإن لم يعط لم يرضىٰ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

دینار و درہم کے بندے، عمدہ ریشمی چادروں کے بندے، اچھے کپڑوں کے بندے تباہ ہو گئے کہ اگر انہیں کچھ دیا جائے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض رہتے ہیں۔ (بخاری)

اس کے برخلاف بندہ مومن کا طرز عمل مختلف ہوتا ہے۔ وہ قناعت پسند، شکر گزار اور صابر ہوتا ہے۔

حدیث: اس کی قسم جس کے ہاتھ میری جان ہے کہ مومن کو کوئی سختی کوئی مصیبت کوئی دکھ، کوئی غم ایسا نہیں پہنچتا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی خطائیں معاف نہ فرماتا ہو، یہاں تک کہ کانٹا لگنے پر بھی۔

بخاری و مسلم کی ایک اور حدیث میں ہے مومن کے لیے اللہ تعالیٰ کا ہر فیصلہ سراسر بہتر ہے۔ یہ راحت پا کر شکر کرتا ہے اور بھلائی سمیٹتا ہے۔ تکلیف اٹھا کر صبر کرتا ہے، نیکی پاتا ہے اور ایسا حال مومن کے سوا اور کسی کا نہیں ہو۔

صبر و استقامت اور اعمال صالحہ کا اجر۔ مغفرت اور اجر عظیم

اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ۔

مگر جو لوگ صابر ہیں اور نیکیاں کرتے ہیں ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔ ھود۔11

Except for those who are patient and do righteous deeds; those will have forgiveness and great reward

اسی کا بیان سورۃ والعصر میں ہے۔یعنی عصر کے وقت کی قسم تمام انسان نقصان میں ہیں سوائے ان کے جو ایمان لائیں اور ساتھ ہی نیکیاں بھی کریں اور ایک دوسرے کو دین حق کی اور صبر کی ہدایت کرتے رہیں۔

دوسروں کی تنقید کی پرواہ نہ کریں۔

ھود۔12

قرآن جیسی دس آیات کا چیلنج

ریاکاری اور دکھلاوے سے عمل بےکار ہوجاتا ہے

ھود۔15۔16

ان دو آیات میں ریاکاروں کا ذکر ہے۔

عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں ریاکاروں کی نیکیوں کا بدلہ سب کچھ اسی دنیا میں مل جاتا ہے۔ذرا سی بھی کمی نہیں ہوتی۔پس جو شخص دنیا میں دکھاوے کے لے نماز پڑھے،روزے رکھے یا تہجد گزاری کرے،اس کا اجر اسے دنیا میں ہی مل جاتا ہے۔آخرت میں وہ خالی ہاتھ اور محض بے عمل اٹھتا ہے۔

صرف دنیا کے طلبگار(من کان یرید الحیٰوۃ الدنیا۔۔)،

مومن کون ہیں؟

ھود۔آیت:17

ان مومنوں کا وصف بیان ہو رہا ہے جو فطرت پر قائم ہیں جو اللہ کی وحدانیت کو دل سے مانتے ہیں۔جیسے حکم الٰہی ہے:

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۭ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۔

اپنا منہ دین حنیف پر قائم کردے اللہ کی فطرت جس پر اس نے انسانی فطرت پیدا کی ہے۔روم۔30

بخاری و مسلم میں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے۔۔۔

مسلم شریف کی حدیث قدسی میں ہے:

میں نے اپنے تمام بندوں کو اللہ کی وحدانیت پر ایمان رکھنے والا پیدا کیا ہے لیکن پھر شیطان آکر انہیں ان کے دین سے بہکا دیتا ہے اور میری حلال کردہ چیزیں ان پر حرام کر دیتا ہے اور انہیں کہتا ہے کہ میرے ساتھ انہیں شریک کریں جن کی کوئی دلیل میں نے نہیں اتاری۔

مسند اور سنن میں ہے کہ ہر بچہ اسی ملت پر پیدا ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کی زبان کھلے۔

اخروی فلاح کیلئے ایمان و عمل صالح دونوں ضروری ہیں

ھود۔23

آدم ثانی نوحؑ کی تعلیمات

طوفان نوح (علیہ السلام) کی روداد

روئے زمین کے سب لوگ اس طوفان میں جو در حقیقت غضب الٰہی اور عذاب تھا غرق ہو گئے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ عزوجل نے زمین کو اس پانی کے نگل لینے کا حکم دیا جو اس کا اگلا ہوا اور آسمان کا برسایا ہوا تھا۔ ساتھ ہی آسمان کو بھی پانی برسانے سے رک جانے کا حکم ہو گیا۔ پانی گھٹنے لگا اور کام پورا ہو گیا۔ تمام لوگ صفحہ ہستی سے مٹ گئے صرف کشتی میں سوار اہل ایمان ہی بچے۔

اس وجہ سے نوحؑ کو آدم ثانی بھی کہا جاتا ہے۔

میرا پیغام اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت ہے

دعوت میں استقامت کی مثال

عام آدمیوں کا قبول دعوت، بڑے امراء اور سرداروں کا انکار

وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ۔

اور تمہارے اتباع کرنے والوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ ہمارے پست طبقہ کے سادہ لوح افراد ہیں۔۔۔۔ ھود۔27

شاہ روم ہرقل نے جب ابو سفیان سے پوچھا تھا کہ بڑے لوگوں نے اس (پیغمبرؐ) کی تابعداری کی ہے یا عام اور کمزور لوگوں نے؟ تو اس نے یہی جواب دیا تھا کہ کمزوروں نے جس پر ہرقل نے کہا تھا کہ رسولوں کے تابعدار یہی لوگ ہوتے ہیں۔۔۔(بخاری)

ان اجری الّا علی اللہ۔ میرا اجر اللہ کے ذمہ،

دعوت حق سب کے لیے یکساں ہے۔ اللہ کی نظر میں کسی کیلئے کوئی خاص پروٹوکول نہیں۔

قوم نوح کا اپنا مانگا ہوا عذاب انہیں ملا

طوفان نوحؑ،

نوحؑ کی کشتی،

بحری سفر کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔

اللہ ہی کے نام سے ہے اس کا چلنا اور ٹھیرنا ہے، میرا رب بڑا غفور و رحیم ہے۔ ھود۔41

Dua for Sea Journey

In the Name of Allah it will sail and cast anchor. Surely my Lord is All-Forgiving, Most Merciful.

بعض علماء نے کشتی یا سواری پر بیٹھتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھا ومُرْسٰھا کا پڑھنا مستحب قرار دیا ہے، مگر حدیث سے وَتَقُوْلُوْاسُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ۔(الزخرف۔13) پڑھنا ثابت ہے۔

اگر بحری سفر میں دونوں دعاؤں کو پڑھ لیا جائے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔

نوحؑ کا بیٹا نجات نہ پا سکا

وجہ: انّہ عمل غیر صالح

اس کے اعمال درست نہیں۔

اعمال درست نہ ہوں تو کسی نیک بندے سے محض رشتہ داری اخروی نجات میں فائدہ مند نہیں۔

ھودؑ کی تعلیمات،

قوم کو استغفار اور توبہ کی تلقین، اللہ پر توکّل،

استغفار کی برکات

حدیث: من لَزِمَ الاستغفار جعل الله له من كل ضِيقٍ مخرجًا، ومن كل هَمٍّ فرجًا، وَرَزَقَهُ من حيث لا يحتسب۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

جو شخص پابندی اور کثرت کے ساتھ استغفار کرتا ہے اس کے لیے اللہ ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ پیدا فرما دیتا ہے، اس کے ہر رنج و غم کو دور کر دیتا ہے اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔ (ابو داؤد، ابن ماجہ، احمد)

قوم ہود کے مطالبات

ہودؑ کا قوم کو جواب

قوم عاد کی ہٹ دھرمی اور انجام

حضرت ہودؑ فرماتے ہیں کہ اپنا کام تو میں پورا کر چکا، اللہ کی رسالت تمہیں پہنچا چکا، اب اگر تم منہ موڑ لو اور نہ مانو تو تمہارا وبال تم پر ہی ہے نہ کہ مجھ پر۔ آخر ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آگیا۔ خیر و برکت سے خالی، عذاب و سزا سے بھری ہوئی آندھیاں چلنے لگیں۔

عاد کی طرف صرف ایک نبی حضرت ہودؑ ہی بھیجے گئے تھے، یہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انہوں نے اللہ کے رسولوں کی نافرمانی کی۔ اس سے یہ واضح کرنا مقصود ہے کہ ایک رسول کی تکذیب، یہ گویا تمام رسولوں کی تکذیب ہے۔ کیونکہ تمام رسولوں پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔

ھود، آیت۔60 میں ہے کہ ان پر لعنت برسادی گئی۔ لعنت کا مطلب اللہ کی رحمت سے دوری، امور خیر سے محرومی اور لوگوں کی طرف سے ملامت وبیزاری ہے۔

سابقہ انبیاءؑ اور انکی قوموں کے حالات، جرائم اور عذاب،

صالحؑ کی تعلیمات

یہ قوم تبوک اور مدینہ کے درمیان مدائن (حجر) میں رہائش پذیر تھی اور یہ قوم عاد کے بعد ہوئی۔ حضرت صالح علیہ السلام کو یہاں بھی ثمود کا بھائی کہا۔ جس سے مراد انہی کے خاندان اور قبیلے کا ایک فرد ہے۔

صالحؑ اور ان کی قوم میں مکالمات

حضرت صالحؑ قوم ثمود کی طرف اللہ کے رسول بنا کر بھیجے گئے تھے۔ قوم کو آپ نے اللہ کی عبادت کرنے کی اور اس کے سوا دوسروں کی عبادت سے باز آنے کی نصیحت کی۔ بتلایا کہ اسی نے اپنے فضل سے تمہیں زمین پر بسایا ہے کہ تم اس میں گزران کر رہے ہو۔ تمہیں اللہ سے استغفار کرنا چاہیے۔ اس کی طرف جھکے رہنا چاہیے۔ وہ بہت ہی قریب ہے اور قبول فرمانے والا ہے۔

اونٹنی کا معجزہ،

قوم ثمود کی سرکشی اور اللہ کا عذاب،

ابراھیمؑ کی مہمان نوازی کا تذکرہ

یہ دراصل حضرت لوط اور ان کی قوم کے قصے کا ایک حصہ ہے۔ حضرت لوطؑ، حضرت ابراہیمؑ کے چچازاد بھائی تھے۔ حضرت لوطؑ کی بستی بحیرہ مردار کے جنوب مشرق میں تھی، جبکہ حضرت ابراہیمؑ فلسطین میں مقیم تھے۔ جب حضرت لوطؑ کی قوم عذاب کا فیصلہ کرلیا گیا۔ توان کی طرف فرشتے بھیجے گئے۔ یہ فرشتے قوم لوطؑ کی طرف جاتے ہوئے راستے میں حضرت ابراہیمؑ کے پاس ٹھہرے اور انہیں بیٹے کی بشارت دی۔

ابراھیمؑ کے اہل بیت کا تذکرہ

رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِؕ۔

اے اہل بیت (ابراہیمؑ کے گھر والو)، تم لوگوں پر تو اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں ہیں۔ (ھود۔73)

May Allah's mercy and blessings be upon you, O people of this house.

حضرت ابراہیمؑ کی اہلیہ محترمہ (حضرت سارہ) کو یہاں فرشتوں نے اہل بیت سے یاد کیا۔ جیسا کہ سورہ احزاب آیت۔33 میں بھی اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ کی ازواج مطہرات کو اہل بیت کہا ہے۔

ابراہیمؑ کی خصوصیات:

تحمّل، بردباری، نرم دلی، رجوع الی اللہ۔

انّ ابراھیم لحلیم اوّاہ منیب۔ (ھود۔75)

Indeed, Abraham was forbearing, grieving and [frequently] returning [to Allah].

قوم لوطؑ کا تذکرہ اور عذاب،

قوم مدین کی بد دیانتی اور دھوکہ دہی،

شعیبؑ کی دعوت اور تعلیمات،

عرب کا قبیلہ جو حجاز و شام کے درمیان معان کے قریب رہتا تھا ان کے شہروں کا نام اور خود ان کا نام بھی مدین تھا۔ ان کی جانب اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت شعیب علیہ السلام بھیجے گئے۔ آپؑ نے بھی انبیاء کی عادت اور سنت کے مطابق اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت کرنے کا حکم دیا۔ ساتھ ہی ناپ تول کی کمی سے روکا کہ کسی کا حق نہ مارو۔ اور اللہ کا یہ احسان یاد لایا کہ اس نے تمہیں فارغ البال اور آسودہ حال کر رکھا ہے۔ اور اپنا ڈر ظاہر کیا کہ اپنی مشرکانہ روش اور ظالمانہ حرکت سے اگر باز نہ آؤ گے تو تمہاری یہ اچھی حالت بدحالی سے بدل جائے گی۔

ناپ تول میں انصاف کرو

وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ۔

اور اے میری قوم انصاف سے ناپ اور تول کو پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں فساد نہ مچاؤ۔

ھود۔85

Give Full Measures

And O my people, give full measure and weight in justice and do not deprive the people of their due and do not commit abuse on the earth, spreading corruption.

ناپ تول میں کمی کا مطلب، فرائض منصبی، ڈیوٹی میں کمی بیشی نہ کرو بھی ہے۔

ہر وہ کام جس کا معاوضہ مقرر ہے اس کو احسن انداز میں کرنا چاہیئے۔

شعیبؑ کا مشن:

اصلاح حسب استطاعت (ان ارید الّا الاصلاح ما استطعت)،

رحیم و کریم ہستی سے توبہ و استغفار کرو

وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۭ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ۔

اور اپنے اللہ سے معافی مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو بے شک میرا رب مہربان محبت والا ہے۔(ھود۔90)

And ask forgiveness of your Lord and then repent to Him. Indeed, my Lord is Merciful and Affectionate.

شعیبؑ کا انتباہ:

میری عداوت میں اپنی بربادی مت مول لو۔

موسیٰؑ کا ذکر اور تفسیر سورہ اعراف اور سورہ یونسؑ میں گزر چکی ہے۔

عبرت کدے کچھ آباد ہیں کچھ ویران

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ۔۔۔

ہم نے اُن پر ظلم نہیں کیا، انہوں نے آپ ہی اپنے اوپر ظلم کیا۔ ھود۔101

And We did not wrong them, but they wronged themselves.

نبیوں اور ان کی امتوں کے واقعات بیان فرما کر ارشاد باری ہوتا ہے کہ یہ ان بستیوں والوں کے واقعات ہیں۔ جنہیں ہم تیرے سامنے بیان فرمارہے ہیں۔ ان میں سے بعض بستیاں تو اب تک آباد ہیں اور بعض مٹ چکی ہیں۔ ہم نے انہیں ظلم سے ہلاک نہیں کیا۔ بلکہ خود انہوں نے ہی اپنے انکار و تکذیب کی وجہ سے اپنے اوپر اپنے ہاتھوں ہلاکت مسلط کر لی۔

جس طرح گزشتہ بستیوں کو اللہ تعالٰی نے تباہ اور برباد کیا، آئندہ بھی وہ ظالموں کی اسی طرح گرفت کرنے پر قادر ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

ان اللہ لیملی للظالم حتی اذا اخذہ لم یفلتہ۔

اللہ تعالٰی یقیناً ظالم کو مہلت دیتا ہے لیکن جب اس کی گرفت کرنے پر آتا ہے تو پھر اس طرح اچانک پکڑتا ہے کہ پھر مہلت نہیں دیتا۔

اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ

بے شک آپ کا پروردگار (قادرِ مختار ہے) جو چاہے کر سکتا ہے۔۔۔ ھود۔107

Surely your Lord does what He intends.

روز قیامت دو قسم کے لوگ

فاما الذین شقو۔۔۔

واما الذین سعدو۔۔۔ وہ لوگ جو نیک بخت نکلیں گے۔

رسولوں کے تابعدار جنت میں رہیں گے۔ جہاں سے کبھی نکلنا نہ ہو گا۔ زمین و آسمان کی بقا تک ان کی بھی جنت میں بقا رہے گی۔

حدیث: بخاری و مسلم میں ہے موت کو چت کبرے مینڈھے کی صورت میں لایا جائے گا اور اسے ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر فرما دیا جائے گا کہ اہل جنت تم ہمیشہ رہو گے اور موت نہیں اور جہنم والوں تمہارے لیے ہمیشگی ہے موت نہیں۔

استقامت اور اعتدال پر قائم رہنے کی ہدایت

فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۭ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ۔

پس آپ ثابت قدم رہئے جیسا کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے اور وہ بھی (ثابت قدم رہے) جس نے آپ کی معیت میں (اللہ کی طرف) رجوع کیا ہے اور حد سے تجاوز نہ کرنا۔ وہ تمہارے سب اعمال کو دیکھ رہا ہے۔ ھود۔112

So remain on a right course as you have been instructed, [you] and those who have turned back with you [to Allah], and do not transgress. Indeed, He is Seeing of what you do.

اس آیت میں نبی اور اہل ایمان کو ایک تو استقامت کی تلقین کی جارہی ہے، دوسرے ہر صورت حد سے بڑھ جانے سے روکا گیا ہے حتیٰ کہ دشمن کے ساتھ بھی ناانصافی اور حد سے تجاوز کی اجازت نہیں۔

بے شک نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۭ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ۔

اور آپ دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے کچھ حصوں میں نماز قائم کیجئے۔ بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت قبول کرنے والوں کے لئے نصیحت ہے۔ ھود۔114

And establish prayer at the two ends of the day and at the approach of the night. Indeed, good deeds erase misdeeds. That is a reminder for those who remember.

جس طرح کہ احادیث میں بھی اسے صراحت کے ساتھ بیان فرمایا گیا ہے۔ مثلاً پانچ نمازیں، جمعہ دوسرے جمعہ تک اور رمضان دوسرے رمضان تک، ان کے مابین ہونے والے گناہوں کو دور کرنے والے ہیں، بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔

ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بتلاؤ! اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر بڑی نہر ہو، وہ روزانہ اس میں پانچ مرتبہ نہاتا ہو، کیا اس کے بعد اس کے جسم پر میل کچیل باقی رہے گا؟ صحابہ نے عرض کیا 'نہیں' آپ نے فرمایا 'اسی طرح پانچ نمازیں ہیں، ان کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ گناہوں اور خطاؤں کو مٹا دیتا ہے۔ (مسلم بخاری)

صبر اور نیکوکاروں کا اجر

وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ۔

آپ صبر کرتے رہیئے یقیناً اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ ھود۔115

And be patient, for indeed, Allah does not allow to be lost the reward of those who do good.

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۗ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ۔

اور آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ بات اللہ ہی جانتا ہے اور سب کام کا رجوع اسی کی طرف ہے پس اسی کی عبادت کرو اور اسی پر بھروسہ رکھ اور تیرا رب بے خبر نہیں اس سے جو کرتے ہو۔ ھود۔123

And to Allah belong the unseen [aspects] of the heavens and the earth and to Him will be returned the matter, all of it, so worship Him and rely upon Him. And your Lord is not unaware of that which you do.

آسمان و زمین کے ہر غیب کو جاننے والا صرف اللہ تعالیٰ رب العالمین ہی ہے۔ اسی کی سب کو عبادت کرنی چاہیے اور اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ جو بھی اس پر بھروسہ رکھے وہ اس کے لیے کافی ہے۔ حضرت کعب (رح) فرماتے ہیں کہ تورات کا خاتمہ بھی انہیں آیتوں پر ہے کہ اللہ تعالیٰ مخلوق میں سے کسی کے کسی عمل سے بیخبر نہیں۔

۱۲ سورہ یوسف

Chapter - 12: The Prophet Yusuf (Joseph)

سورۃ یوسف مکّی سورت ہے اور اس میں **111** آیات ہیں

زمانہ نزول

واضح اور روشن کتاب

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ۔

یہ کتاب مبین (واضح اور کھلی کتاب) کی آیات ہیں۔

Alif, Lam, Ra. These are the verses of the clear Book.

قرآن: اپنے مخاطبین (اوّل) کی زبان میں نازل ہوا

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ۔

بیشک ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں اتارا تا کہ تم (اسے براہِ راست) سمجھ سکو۔ یوسف۔2

آسمانی کتابوں کے نزول کا مقصد، لوگوں کی ہدایت اور رہنمائی ہے اور یہ مقصد اس وقت حاصل ہو سکتا ہے جب وہ کتاب اس زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ سکیں، اس لئے ہر آسمانی کتاب اس زبان میں نازل ہوئی جس قوم کی ہدایت کے لئے اتاری گئی تھی۔ قرآن کریم کے مخاطب اول چونکہ عرب تھے، اس لئے قرآن بھی عربی زبان میں نازل ہوا، علاوہ ازیں عربی زبان اپنی فصاحت وبلاغت اور ادائے معانی کے لحاظ سے ایک بہترین زبان ہے۔ اس لئے اللہ تعالٰی نے اس اشرف الکتاب (قرآن مجید) کو اشرف اللغات (عربی) میں اشرف الرسل (حضرت محمد ﷺ) پر اشرف الملائکہ (جبرائیلؑ) کے ذریعے سے نازل فرمایا اور جس مہینے میں نزول کی ابتدا ہوئی وہ بھی اشرف مہینہ رمضان ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ تمام زبانوں کا خالق اللہ ہے۔ اس لحاظ سے کوئی بھی زبان غیر اسلامی نہیں کہ اس کا سیکھنا یا اس میں گفتگو کرنا ناجائز ہو۔ انسان کسی بھی زبان کو اختیار کر سکتا ہے۔ البتہ کچھ اسلامی عبادات (مثلاً نماز، تلاوت وغیرہ) عربی میں ہی ادا ہو سکتی ہیں۔

قرآن مجید میں سورۃ روم میں زبانوں کے اختلاف کو اللہ کی نشانی قرار دیا گیا:

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ

اور اس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا مختلف ہونا ہے بے شک اس میں علم والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔(روم۔22)

Diversity in Languages

And one of His signs is the creation of the heavens and the earth, and the diversity of your languages and colours. Surely in this are signs for those of ˹sound˺ knowledge. (30:22)

دنیا میں اتنی زبانوں کا پیدا کر دینا بھی اللہ کی قدرت کی ایک بہت بڑی نشانی ہے۔ پھر ایک ایک زبان کے مختلف لہجے اور اسلوب ہیں۔

یہ زبان و رنگ کا اختلاف اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں نہ کہ فخر و غرور کا ذریعہ۔

احسن القصص

یوسفؑ کے خاندان کا تعارف

حضرت یوسف علیہ السلام کے والد حضرت یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام ہیں۔ چناچہ حدیث شریف میں ہے کہ کریم بن کریم بن کریم بن کریم یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم (علیہ السلام) ہیں۔(بخاری)

حضرت یوسفؑ خود نبی تھے، ان کے والد نبیؑ تھے، ان کے دادا نبیؑ تھے، ان کے پر دادا نبیؑ اور خلیل تھے۔

یوسفؑ کا خواب

اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ۔

جس وقت یوسف نے اپنے باپ سے کہا اے بابا جان: میں نے گیارہ ستاروں، سورج اور چاند کو خواب میں دیکھا کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔(یوسف۔4)

Remember˺ when Joseph said to his father, “O my dear father! Indeed I dreamt of eleven stars, and the sun, and the moon—I saw them prostrating to me!

حضرت ابن عباس (رض) فرماتے ہیں نبیوں کے خواب اللہ کی وحی ہوتے ہیں۔

حضرت یعقوبؑ نے خواب سے اندازہ لگالیا کہ ان کا یہ بیٹا عظمت شان کا حامل ہو گا، اس لئے انہیں اندیشہ ہوا کہ یہ خواب سن کر اس کے دوسرے بھائی بھی اس کی عظمت کا اندازہ کر کے حسد میں مبتلا نہ ہو جائیں اور کہیں اسے نقصان نہ پہنچائیں، بنابریں انہوں نے یہ خواب بیان کرنے سے منع فرمایا۔

حدیث: إذا راى احدكم الرؤيا يحبها فإنها من الله فليحمد الله عليها وليحدث بها، وإذا راى غير ذلك مما يكره، فإنما هي من الشيطان، فليستعذ من شرها، ولا يذكرها لاحد، فإنها لن تضره۔

خوابوں کے سلسلے میں حدیث نبوی ﷺ

آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص خواب دیکھے جسے وہ پسند کرتا ہو تو وہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور اس پر اسے اللہ کی تعریف کرنا چاہئیے اور اسے بیان کرنا چاہئیے اور جب کوئی خواب ایسا دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہو تو وہ شیطان کی طرف سے ہے اور اسے چاہئیے کہ اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور اس کا ذکر کسی سے نہ کرے، کیونکہ وہ اسے ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ (بخاری)

حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ والعین حق۔ نظر بد لاحق ہو جاتی ہے۔

لہٰذا نعمت کی نمائش نہ کی چاہئے۔ جیسے کہ ایک حدیث میں ہے۔ ضرورتوں کے پورا کرنے پر ان کی چھپانے سے بھی مدد لیا کرو کیونکہ ہر وہ شخص جسے کوئی نعمت ملے تو کچھ لوگ اس نعمت کو دیکھ کر حسد میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اگر کوئی حسد نہ بھی کرے تو جو لوگ اس نعمت سے محروم ہیں ان کے دل میں احساس محرومی پیدا ہو سکتا ہے۔

خوابوں کی حقیقت

انبیاء کرام کے علاوہ دیگر افراد کا خواب حجت شرعی نہیں۔ ہمارے کسی شرعی عمل کا دارومدار خواب پر نہیں۔ البتہ اچھے خواب (رؤیت صالحہ) ایک مستحسن چیز ہے۔ حدیث میں آپ ﷺ نے اچھے اور بہتر خواب کی فضیلت و منقبت بیان فرمائی ہے۔

خواب کی قسمیں

رسول اللہ ﷺ نے خواب کی تین قسمیں بتائی ہیں جیسا کہ حدیث ابوہریرہ میں ارشاد ہے:

ایک اچھا خواب جو اللہ کی طرف سے بشارت ہوتا ہے، دوسرا جو شیطان کی طرف سے غم میں ڈال دینے والا ہوتا ہے اور تیسرا جو انسان کی زندگی کے اہم خیالات کا عکس ہوتا ہے۔ (بخاری)

خواب کئی طرح کے ہوتے ہیں:

پہلی قسم نفس کا خیال ہے: یعنی انسان دن بھر جن امور میں مشغول رہتا ہے اور اس کے دل و دماغ پر جو باتیں چھائی رہتی ہیں وہی رات میں بصورت خواب متشکّل ہو کر نظر آتی ہیں۔

دوسری قسم ڈراؤنا خواب ہے، یہ خواب اصل میں شیطانی اثرات کا پرتو ہوتا ہے۔ اسی طرح کے ڈراؤنے اور برے خواب سے حفاظت کے لیے حدیث میں اس دعا کی ہدایت دی گئی ہے۔ اَعُوْذُبِكَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضبِہٖ وَعَذَابِہٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ہَمَزَاتِ الشَّیاطِیْنَ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنَ۔

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کلمات تامات کے ذریعہ خود اس کے غضب اور عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانی وساوس و اثرات سے اور اس بات سے کہ شیاطین میرے پاس آئیں اور مجھے ستائیں۔ (ابوداؤد و ترمذی)

خوابوں کی تیسری قسم اچھے خواب (رؤیت صالحہ) ہیں۔ جن کا اوپر حدیث میں ذکر کیا گیا۔

اسی طرح ایک خواب وہ ہوتا ہے جو انسان کی زندگی یا دن بھر کے خیالات کا عکس ہوتا ہے۔

بشارت اور نصیحت

وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ۔

اسی طرح تمہارا رب تمہیں منتخب فرمالے گا۔۔۔یوسف۔6

حضرت یعقوبؑ اپنے لخت جگر حضرت یوسفؑ کو انہیں ملنے والے مرتبوں کی خبر دیتے ہیں کہ جس طرح خواب میں اس نے تمہیں یہ فضیلت دکھائی اسی طرح وہ تمہیں نبوت کا بلند مرتبہ عطا فرمائے گا۔

سرداران قریش اور برادران یوسفؑ کا موازنہ

برادران یوسفؑ کی سازش

اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ۔۔۔

کل آپ اسے ضرور ہمارے ساتھ بھیج دیجئے کہ خوب کھائے پیئے اور کھیلے۔۔۔یوسف۔12

Send him with us tomorrow that he may eat well and play.

کھیل کود اور تفریح کی ممانعت نہیں

کھیل اور تفریح کا رجحان، انسان کی فطرت میں شامل ہے۔ اسی لئے جائز کھیل اور تفریح پر اللہ تعالٰی نے کسی دور میں بھی پابندی عائد نہیں کی۔ اسلام میں بھی اجازت ہے لیکن حدود کے اندر۔ چنانچہ حضرت یعقوبؑ نے بھی کھیل کود کی حد تک کوئی اعتراض نہیں کیا۔ البتہ یہ خدشہ ظاہر کیا کہ تم کھیل کود میں بے پرواہ ہو جاؤ اور اسے کہیں بھیڑیا نہ کھا جائے۔

برادران یوسف اپنی سازش میں بظاہر کامیاب ہو گئے

بھائیوں کی واپسی، معذرت اور بہانہ بازی

یعقوب کی دعا۔ واللہ المستعان

حدیث: امام بخاری نے اس موقعہ پر حضرت عائشہ (رض) کے اس واقعہ کی پوری حدیث کو بیان کیا ہے جس میں آپ پر تہمت لگائے جانے کا ذکر ہے۔ اس میں آپؓ نے فرمایا: واللہ میری اور تمہاری مثال حضرت یوسفؑ کے والد کی سی ہے کہ انہوں نے فرمایا تھا اب صبر ہی بہتر ہے اور تمہاری ان باتوں پر اللہ ہی سے مدد چاہی گئی ہے۔

یعقوبؑ: والدین کیلئے رول ماڈل

Role Model for Parents

Deal issues with wisdom

اولاد کی غلطیوں کو حکمت سے ہینڈل کرو،

بہت کچھ برداشت کرکے،

بہت کچھ نظر انداز کرکے۔

کنویں سے بازار مصر تک

یوسفؑ مصر میں،

بازار مصر سے شاہی محل تک

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ۔

اور جب وہ اپنی جوانی کو پہنچے تو ہم نے ان کو قوت فیصلہ اور علم بخشا۔اور نیکو کاروں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔

یوسف۔22

And when he [i.e., Joseph] reached maturity, We gave him wisdom and knowledge. And thus We reward the doers of good.

یوسفؑ کا آزمائشی دور،

عزیز مصر کی بیوی کی بدنیتی اور الزام

رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَىَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِىْۤ اِلَيْهِ‌ۚ۔

مجھے قید خانہ زیادہ پسند ہے اس کام سے جس کی طرف یہ مجھے بلاتی ہیں۔یوسف۔33

Joseph prayed, “My Lord! I would rather be in jail than do what they invite me to.

یوسفؑ کا باعزّت بری ہونا

حضرت یوسفؑ کی پاک دامنی کا راز سب پر کھل گیا۔لیکن ان لوگوں نے مصلحت اسی میں دیکھی کہ کچھ مدت تک حضرت یوسفؑ کو جیل میں رکھیں۔بہت ممکن ہے کہ اس میں ان سب نے یہ مصلحت سوچی ہو کہ لوگوں میں یہ بات چونکہ پھیل چکی

ہے لہٰذا جب ہم یوسف کو قید کر دیں گے تو لوگ سمجھ لیں گے کہ قصور اسی کا تھا۔یہی وجہ تھی کہ جب شاہ مصر نے آپ کو قید خانے سے آزاد کرنے کے لیے اپنے پاس بلوایا تو آپ نے وہیں سے فرمایا کہ میں نہ نکلوں گا جب تک میری برات اور میری پاکدامنی صاف طور پر ظاہر نہ ہو جائے اور آپ اس کی پوری تحقیق نہ کر لیں جب تک بادشاہ نے ہر طرح کی پوری تحقیق نہ کر لی اور آپ کا بے قصور ہونا، ساری دنیا پر کھل نہ گیا آپ قید سے باہر نہ نکلے۔

جیل میں دعوت

یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ۔ یوسف۔39

پیغام توحید

خوابوں کی تعبیر

شاہ مصر کا قحط سالی کا خواب

جیل سے ایوان اقتدار تک۔

خواب کی تعبیر کی صداقت اور شاہ مصر کا یوسفؑ کو مصر کا وزیر خزانہ بنانا

یوسفؑ کا اقتصادی منصوبہ

مستقبل کی منصوبہ بندی، حکمت عملی بنانا سنّت یوسفؑ ہے۔

Vision, Future Planning of Yousaf (AS)

خلاصہ قرآن پر اپنی قیمتی تجاویز، آراء اور تبصروں سے ضرور آگاہ فرمائیں

For Feedback, Comments and Suggestions Please Contact:

Mobile: +44 785 3099 327

Email: hafizmsajjad@gmail.com